٦۔ ابرِ کرم

محمد حسین آزادؔ

پہلی بات : ہمارے ملک میں زراعت روزگار کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ کھیتوں میں کسانوں کی محنت و مشقت سے اناج اُگتا ہے جس سے ملک بھر کے لوگوں کی غذائی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ برسات آنے سے پہلے کسان بادلوں کو بڑی اُمید کے ساتھ دیکھتا ہے کہ یہی بارش جہاں ان کے کھیتوں کو سرسبز و شاداب کرتی ہے، وہیں مخلوقات کے لیے نعمتِ خداوندی ثابت ہوتی ہے۔

جان پہچان : محمد حسین آزادؔ ۱۸۳۱ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہ اُردو کے صاحبِ طرز انشا پرداز تھے۔ فارسی زبان پر انھیں کامل عبور حاصل تھا۔ آزادؔ اُردو میں تمثیل نگاری کے اہم ستون ہیں۔ 'نیرنگِ خیال' ان کے مضامین کا مجموعہ ہے جس میں تمثیل نگاری کے کامیاب نمونے موجود ہیں۔ 'آبِ حیات' میں انھوں نے اُردو کے قدیم شعرا کے متعلق اہم معلومات جمع کی ہے۔ 'آبِ حیات'، 'دربارِ اکبری' اور 'سخن دانِ فارس' ان کی اہم تصانیف ہیں۔ ۲۳/جنوری ۱۹۱۰ء کو ان کا انتقال ہوا۔

چلنا وہ بادلوں کا زمیں چوم چوم کر
اور اُٹھنا آسماں کی طرف جھوم جھوم کر

بجلی تو دیکھو ، آتی ہے کیا کوندتی ہوئی
سبزے کو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا روندتی ہوئی

لو ، بادل اب گرجتے ہوئے سر پہ آ گئے
اور شامیانے شرق سے تا غرب چھا گئے

کیا مست آیا جھوم کے ، سرشار ابر ہے
برسے گا آج خوب ، دھواں دھار ابر ہے

بوندوں میں جھومتی وہ درختوں کی ڈالیاں
اور سبز کیاریوں میں وہ پھولوں کی لالیاں

وہ ٹہنیوں میں پانی کے قطرے ڈھلک رہے
وہ کھاڑیاں بھری ہوئی ، تھالے چھلک رہے

گرنا وہ آبشار کی چادر کا زور سے
اور گونجنا وہ باغ کا پانی کے شور سے

جل تھل ہیں کوہ و دشت میں تالاب آب کے
گویا چھلک رہے ہیں کٹورے گلاب کے

خلاصہ : اس نظم میں شاعر نے برسات کے موسم کی منظرکشی کی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ بادلوں کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے گویا وہ زمین کو چوم کر جھومتے ہوئے آسمان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بجلی کوندرہی ہے۔ ہوا سبزے کو روندتی ہوئی چلی جارہی ہے۔ بادل گرجتے ہوئے مشرق سے مغرب تک چھا گئے ہیں۔ ساون کی گھٹا کو دیکھ کر لگتا ہے موسلادھار بارش ہوگی۔ بارش شروع ہونے کے بعد جنگلوں میں درختوں کی شاخیں لہرا رہی ہیں۔ کہیں آبشار کی گرج ہے، کہیں بارش کا شور۔ میدان اور پہاڑ سب پانی سے شرابور ہو چکے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے گویا گلاب کے کٹورے چھلک رہے ہیں۔

معانی و اشارات

کوندنا	چمکنا	Flash
روندنا	کچلنا	Trod
شامیانہ	سائبان	Canopy
شرق سے تا غرب	مشرق سے مغرب تک	East to West
سرشار	نشے میں چور، مست	Brimming, Intoxicated
دھواں دھار	تیز، پرزور	Excessive
لالی	سرخی	Redness
ڈھلکنا	ٹپکنا	Drip
تھالا	پانی کا ایک جگہ جماؤ	Puddle
آبشار	پانی کا جھرنا جو بلندی سے گرے	Waterfall
کوہ و دشت	پہاڑ اور جنگل	Mountains and woods

مشقی سرگرمیاں

نظم کا بغور مطالعہ کیجیے اور دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔

✦ 'جان پہچان' کی مدد سے معروضی معلومات پر مبنی شجری خاکہ مکمل کیجیے۔

محمد حسین آزاد
- ادبی خوبیاں: ( ) ( )
- تاریخ پیدائش: ....
- تاریخ وفات: ....
- مضامین کا مجموعہ: ....
- اہم تصانیف: .... / .... / ....

✦ ابر کے لیے استعمال کی گئی صفات تحریر کیجیے۔

✦ نظم میں ڈالیوں کی حالت بیان کیجیے۔

✦ ابر کو 'ابرِ کرم' کہنے کا سبب لکھیے۔

✦ نظم میں جن قدرتی نظاروں کی منظرکشی کی گئی ہے، انھیں قلم بند کیجیے۔

✦ نظم سے چار ہم صوت الفاظ کی جوڑیاں تلاش کر کے لکھیے۔

✦ ابر کرم کے برس جانے سے پہلے اور بعد کی کیفیت کا موازنہ کیجیے۔

✦ نظم سے وہ شعر نقل کیجیے جس میں سمت کا تذکرہ آیا ہے۔

✦ تمثیل نگاری کا نمونہ: ( ) — اُردو کے قدیم شعرا: ( )

✦ 'پہلی بارش اور میں' عنوان پر پندرہ سطروں کا مضمون لکھیے۔

✦ ایک دوسرے سے تعلق پہچان کر مناسب لفظ لکھیے۔

۱۔ ہوا : ٹھنڈی ٹھنڈی :: ابر : ....

۲۔ تالاب : .... :: قطرے : ٹپ ٹپ

✦ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

الف	ب
بجلی	جل تھل کوہ دشت ہیں
ہوا	آتی ہے کوندتی ہوئی
بادل	ڈھلک رہے
ابر	گرجتے ہوئے سر پہ آ گئے
تالاب	سبزے کو روندتی ہوئی
	برسے گا آج خوب

✦ کیا مست آیا جھوم کے سرشار ابر ہے
برسے گا آج خوب، دھواں دھار ابر ہے

شعر کی مدد سے بارش سے پہلے کی منظرکشی کیجیے۔

✦ گرنا وہ آبشار کی چادر کا زور سے
اور گونجنا وہ باغ کے پانی کا شور سے

اس شعر کی مدد سے بارش کے بعد کا منظر بیان کیجیے۔